خطابت

خطابت (تقریر) نثر فنی کی بہترین قسموں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ نثر کی اس قسم کو کہتے ہیں جس میں کوئی ممتاز شخص کسی ملکی، قومی، سماجی مسئلہ یا زندگی کے کسی اہم پہلو پر کسی مجمع میں اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت اس غرض سے کرے کہ وہ مجمع کو متاثر کر کے اپنا ہم خیال بنا لے۔ یعنی مقرر یا خطیب کسی مسئلہ یا موضوع پر مجمع کو اپنا ہم خیال بنائے۔ اس لیے اسے ایسا طرز بیان اختیار کرنے کی ضرورت پڑتی ہے کہ جس سے مجمع کے افراد اپنے خیالات و نظریات اور آراء کو مقرر کے خیالات، نظریات اور آراء کے مقابلے میں چھوڑ دیں اور مقرر کا ہم خیال اور ہم رائے ہو جائیں۔

زمانۂ جاہلیت کے نثری ادب کے مطالعہ کے دوران خطابت کو ایک مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں کوئی نثر اگر صحیح معنوں میں نثر فن کی حیثیت رکھتی تھی تو وہ صرف خطاب تھی۔ اس زمانے میں فن خطابت کے بہت سے ماہرین پیدا ہوئے، جنھوں نے اس صنف میں ایسی دسترس، ایسی قادر الکلامی اور طلاقت لسانی کا ثبوت دیا ہے جس کی مثال مشکل سے ملتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عرب قوم اَن پڑھ تھی۔ لکھنے پڑھنے کا عام رواج نہ ہونے کی وجہ سے اپنی بات کہنے کا ذریعہ صرف ان کی اپنی زبان تھی۔ اور یہ زبان بھی ایسی کہ جس کے متعلق ان کا خیال تھا کہ یہ دنیا کی واحد زبان ہے جس میں سامعہ نوازی و دلکشی وسعت و گہرائی اور حسن و رعنائی کا وہ جوہر ہے جو کسی اور زبان میں نہیں ملتا۔ پھر یہ قوم منتشر اور مختلف علاقوں میں قبیلوں کی صورت میں پھیلتی رہتی تھی۔ ایسی صورت میں اگر ان کو ایک دوسرے سے کوئی بات کہنا ہوتی تو انھیں کسی مقررہ جگہ پر جمع کرنا دشوار تھا۔ پھر رسل و رسائل اور پیغام رسانی کے طریقے بھی ناپید نہیں تو ایک حد تک دشوار ضرور تھے۔ ان کے ذریعہ اوروں تک پہنچنا آسان نہ تھا۔ اس لیے اگر کوئی مسئلہ کھڑا ہو جاتا تو کسی قاصد کی ضرورت ہوتی جو زبان کا ماہر ہوتا، قوت بیان اور قوت

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

استدلال میں کارآزمودہ ہوتا۔ اس کے علاوہ جھگڑا اور لڑائی یا کسی سے انتقام یا دیت (جان کے بدلے میں مال لینا) نہیں ہے تو اس کے لیے سارے قبیلے کو اپنی جادو بیانی اور قادر الکلامی سے ابھار سکے۔ ان محرکات اور سماجی ضروریات کی بنا پر جاہل زمانہ میں خطابت کو بڑی ترقی ہوئی۔ اسی لیے زمانۂ جاہلیت میں خطابت اور شاعری کی بڑی قدر و منزلت تھی کہ دونوں قبیلہ کی زبان تھی۔

یوں تو عربوں میں بہت سے ممتاز اور نامور مقرر گزرے ہیں، ان قدیم ترین خطباء میں کعب بن لوئی، حرثان بن محرث جو ذ والاصبع العدوانی کے لقب سے مشہور ہیں۔ بعد کے مقررین میں سے جن کو اپنی فصاحت و بلاغت میں شہرت دوام ہوئی، ان میں قیس بن خارجہ بن سنان، خویلد بن عمروا الغطفانی اور قس بن ساعدہ الایادی بازار عکاظ کے مشہور مقرر ہیں اور اس دور کے نامور خطباء کی فہرست میں شامل ہیں۔

اسی دل نشیں اسلوب، سحر بیانی، سلیس عبارت اور خوش نما الفاظ کی وجہ سے قس کے اثر انگیز خطبہ کا ایک نمونہ درس میں شامل کیا گیا ہے۔



© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

قس بن ساعدہ الایادی

قس بن ساعدہ قبیلہ ایاد کا نامور خطیب، نجران کا بڑا پادری اور عرب کا مشہور فلسفی تھا۔ اپنی شخصی خصوصیات کی وجہ سے وہ عربوں میں پنچ کی حیثیت رکھتا تھا۔ خدا پر پورا یقین رکھتا اور پند و وعظ کے ذریعہ لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا تھا۔ اس کے بارے میں مشہور ہے کہ اونچی جگہ کھڑے ہو کر خطبہ دینے کی ابتدا اسی نے کی۔ تلوار کا سہارا لینا اور خطبہ میں اما بعد کہنا بھی اسی کی ایجاد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عکاظ کے اجتماع میں جب اس کی تقریر سنی تو پسند فرمائی۔ وقتاً فوقتاً وہ قیصر روم کے دربار میں بھی جایا کرتا تھا جہاں قیصر روم اس کا اعزاز و احترام کرتا تھا، لیکن آخری عمر میں وہ دنیاوی زیب و زینت سے کنارہ کش ہو کر سادہ زندگی بسر کرنے لگا تھا۔ اس کا تمام وقت اللہ کی عبادت اور لوگوں کو پند و نصیحت کرتے گزرتا تھا۔ بڑی عمر پانے کے بعد ۶۰۰ء میں اس نے وفات پائی۔

قس کا انداز بیان بہت شستہ اور شگفتہ تھا۔ الفاظ بڑے شیریں اور منتخب ہوتے تھے، ترکیب بڑی دل آویز اور موثر ہوتی تھی۔ چھوٹے چھوٹے، ہلکے پھلکے لیکن انتہائی گٹھے اور نپے تلے اور بسا اوقات خوبصورت مسجع جملے کہتا تھا، اور بیچ بیچ میں ضرب الامثال اور کہاوتوں کا بھی استعمال بکثرت کرتا تھا۔ گزشتہ زمانے کے ظالم، جابر اور سرکش لوگوں کی کہانیاں اور ان کے انجام کی داستان سنا کر لوگوں کو متاثر کرتا اور عبرت دلاتا

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

تھا۔ دور از کار اور مبالغہ آمیز باتوں سے ہمیشہ پرہیز کرتا تھا۔ اس لیے اس کی تقریروں میں جادو کا سا اثر ہوتا، اور حاضرین سر دُھننے لگتے۔ کہتے ہیں کہ اس نے طبیعت موزوں پائی تھی، وہ اچھے خاصے شعر بھی کہہ لیتا تھا، جس میں بڑا اثر، درد اور سوز ہوتا تھا۔ اس کی طرف ایک مرثیہ بھی منسوب کیا جاتا ہے۔ جسے اس نے اپنے دو بھائیوں کے مرنے کے بعد ان کی قبر پر جو دیر سمعان میں تھی کھڑے ہو کر کہا تھا۔ یہ مرثیہ واقعی بہت پُر اثر اور دل خراش ہے۔ اس کے نام سے منسوب جو نثر دستیاب ہے اگر وہ واقعتہً اسی کی ہے تو کہا جا سکتا ہے کہ اس کا طرز بیان اس کی اپنی روانی طبع کا نتیجہ تھا۔ وہ شعر بھی کہتا تھا اور اس کی شاعری حسن الفاظ و معانی کے ساتھ قوت تاثیر بھی رکھتی تھی جیسا کہ اس کے کلام سے ظاہر ہے۔

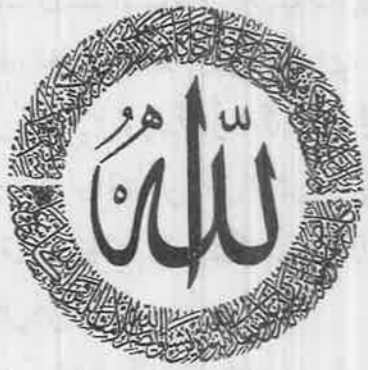

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

الخطبة

"ایها الناس! اسمعوا وعوا، انه من عاش مات و من مات فات، وکل ما هو آت آت، لیل داج و نهار ساج، و سماء ذات ابراج، و نجوم تزهر، وبحار تذخر، و جبال مرساة، وارض مدحاة، وانهار مجراة، ان فی السماء لخبرا و ان فی الارض لعبرا. ما بال الناس یذهبون و لا یرجعون؟ ارضوا فاقاموا؟ ام ترکوا فناموا؟ یا معشر ایاد، این الاباء و الاجداد، و این الفراعنة الشداد؟ الم یکونوا اکثر منکم مالا واطول آجالا؟ طحنهم الدهر بکلکله ومزقهم بتطاوله".

(قس بن ساعده الایادی)

حل لغات :

عوا	=	وعی یعی سے فعل امر، یاد رکھو
عاش یعیش عیشا	=	زندہ رہنا
فات یفوت فوتا	=	گزر جانا، وقت جاتا رہنا
آت	=	(اسم فاعل) آنے والا
داج	=	تاریک
ساج	=	روشن
ابراج	=	برج کی جمع، سیارے

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

نجوم	=	نجم کی جمع، ستارے
تزهر. زهر یزهر زهرا	=	چمکنا، روشن ہونا
بحار	=	بحر کی جمع، سمندر
تذخر. ذخر یذخر ذخرا	=	وقت ضرورت کے لیے چھپا رکھنا
مرساة	=	مضبوطی سے جمے ہوئے
مرحاة	=	کشادہ
انهار	=	نہر کی جمع، دریا
مجراة	=	بہنے والے
عبر	=	عبرۃ کی جمع، نصیحت
ما بال الناس	=	لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟
رضوا. رضی یرضی	=	راضی ہونا
اقاموا. اقام یقیم اقامة	=	قیام کرنا، ٹھہرنا
معشر	=	قوم
الآباء	=	اَب کی جمع، باپ
الاجداد	=	جد کی جمع، دادا
الفراعنة	=	فرعون کی جمع، مصر کے بادشاہ کا لقب
الشداد	=	الشدید کی جمع، بہادر، قوی، بلند
آجال	=	اجل کی جمع، مدت، وقت، موت
طحن۔یطحن طحنا	=	پیسنا
کلکل	=	چکی
مزمق۔یمزق تمزیقا	=	بکھیر دینا، پاش پاش کر دینا
تطاول	=	گھمنڈ، تکبر، ظلم

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

تمرین : ۱

اجب عن الاسئلة الآتية (درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے)۔

۱- این العبر ؟

۲- ما ذا قال الفقیر عن ضعف الانسان ؟

۳- من طحنهم الدهر بکلکله ؟

تمرین : ۲

املأ الفراغ فیما یاتی (خالی جگہوں کو بھریئے)۔

۱- انه من عاش مات و من ..... فات.

۲- لیل ..... و نهار .....

۳- ان فی السماء ..... و ان فی الأرض .....

۴- ما بال الناس ..... ولا یرجعون.

۵- یا معشر ایاد این ..... واجداد و این الفراعنة .....

تمرین : ۳

لحص الخطبة فی اللغة الاردیة (خطبہ کا خلاصہ اردو میں بیان کیجیے)۔

تمرین : ۴

کون جملا مستعملا الکلمات الآتیة (درج ذیل کلمات کو استعمال کرتے ہوئے چار جملے بنایئے۔

السماء الارض الناس الفراعنة

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

الدرس السابع (۷)

تمثیلی حکایت

تمثیلی حکایات یا امثال، تقریباً تمام کلاسیکی زبانوں میں پائی جاتی ہیں۔ اس کی تاریخی حقیقت یہ ہے کہ امثال کی ابتدا مشرق میں ہوئی اس لیے کہ یہ مطلق العنان اور مستبد حکومت کا مرکز تھا۔ دراصل ان حکایات کو جانوروں کی زبان میں بیان کر کے ان ظالم اور جابر بادشاہوں کو متوجہ کرنا مقصود ہوتا ہے جن کے جبر و تشدد کے سامنے کوئی زبان ہلانا دشوار سمجھتا ہے۔ ان تمثیلی حکایات کی تصنیف و تالیف کی غرض و غایت بادشاہوں کو نصیحت کرنا ہوتی ہے۔ اس صنف کلام نے سب سے پہلے ہندوستان میں جنم لیا پھر وہاں سے چین پہنچی پھر ایران اور ایران سے عرب اور یونان۔ چنانچہ قدیم ترین امثال جن کا پتہ ملتا ہے وہ لقمان حکیم، ایزوب رومی اور بید با (وید بابا) ہندی کی ہیں۔ اور عربی ادیبوں میں کلیلہ و دمنہ ابن المقفع کی عربی میں مترجم مایہ ناز کاوش ہے۔ یہ کتاب پند و نصائح اور حکمت کے ذریعہ عقول کی تربیت کرنے میں بہترین ہے۔ اسے بید باہندی نے تقریباً بیس صدی قبل دبشلیم بادشاہ کے لیے جانوروں اور پرندوں کی زبانوں سے بزبان سنسکرت لکھا تھا۔ پھر یہ فارسی میں ترجمہ ہوئی اور فارسی زبان سے عبداللہ بن المقفع نے اسے عربی میں منتقل کیا اور اس کے شروع میں ایک مقدمہ کا اضافہ بھی کیا جس میں اس کتاب کے تعارف کے ساتھ اس کے پڑھنے کا شوق دلایا گیا ہے۔ بعد میں اصل اور تراجم سب ضائع ہو گئے اور صرف عربی ترجمہ باقی رہ گیا جو آج تک مروّج ہے — اس کے بعد امثال کے موضوع پر لکھنے میں ابن المہباریہ (م: ۵۰۴) نے شہرت حاصل کی جس نے کتاب الصادح والباغم لکھی جو کلیلہ و دمنہ کی طرز میں دو ہزار شعروں پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد ابن عرب شاہ دمشقی (م: ۸۵۴ھ) نے کتاب فاکهة الخلفاء و مفاکهة الظرفاء لکھ کر کلیلہ و دمنہ کی طرز پر امثال و حکم کا ایک نادر مجموعہ پیش کیا۔ اس صنف میں عباسی دور کے مایہ ناز ادیب ابن المقفع کی تحریریں امتیازی خصوصیت رکھتی ہیں اور اس فن کا ادبی ارتقا بام عروج پر نظر آتا ہے۔ اس لیے اس صنف کی نمائندگی اس کی کتاب ''کلیلہ و دمنہ'' سے ماخوذ اس حکایت کے ذریعہ کی جا رہی ہے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ابن المقفع

ابو محمد عبداللہ المعروف بہ ابن المقفع ایرانی تھا۔ اس کی پیدائش ''جور'' میں ۷۲۴ء (۱۰۶ھ) میں ہوئی جو اب فیروز آباد کے نام سے موسوم ہے۔ ابتدائی چند سال اپنے وطن میں گزارے اور فارسی ثقافت اور زردشتی مذہب سے واقفیت حاصل کی۔ پھر بصرہ پہنچا، یہاں اس نے عربی علوم وفنون میں مہارت پیدا کی۔ جلد ہی اس کی شہرت پھیل گئی اور مختلف امرا کے ہاں علمی خدمات انجام دیں۔ عباسی خلافت قائم ہو جانے کے بعد اس کا تعلق خلیفہ سفاح کے چچا عیسیٰ بن علی کی ملازمت میں ہی تھا کہ اسے سفیان بن معاویہ والی بصرہ نے ۷۵۹ء (۱۴۲ھ) میں قتل کروا دیا۔ اگرچہ ابن المقفع کی عمر بہت کم ہوئی لیکن اس نے اپنی بہت سی علمی و ادبی یادگاریں چھوڑی ہیں، جن میں پہلوی زبان کے بعض ترجمے بھی شامل ہیں۔

اس کی ایک مشہور تالیف 'کلیلہ و دمنہ'' ہے۔ اس میں جانوروں اور پرندوں کی زبان سے اخلاقی تعلیم دی گئی ہے، جس کا اصلی تخاطب حکام سے ہے۔ ''کلیلہ و دمنہ'' دو گیدڑوں کے نام ہیں اس کتاب کی اصل کے بارے میں مؤرخین میں اختلاف ہے۔ لیکن خود ابن المقفع نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ کتاب اس نے پہلوی زبان سے ترجمہ کی ہے اور بعد کی تحقیقات سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے۔ دراصل اس کی بنیاد سنسکرت کی کتاب پنچ تنتر پر ہے جس کا ترجمہ پہلے پہلوی میں اور پھر اس سے عربی میں منتقل ہوئی۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

القرد و الغيلم

(۱)

بينما القرد ذات يومٍ يأكل من ذلک التين اذ سقطت من يده تينة فی الماء فسمع لها صوتاً و ايقاعاً فجعل يأكل و يرمی فی الماء فاطربه ذلک فاكثر من طرحِ التين فی الماء، و ثم غيلمٌ كلما وقعت تينة أكلها فلمّا كثر ذلک ظنّ انّ القردَ يفعل ذلک لأجله فرغبَ فی مصادقته و أنس اليه و كلّمهُ و ألِف كل واحد منهما صاحبه.

و طالت غيبة الغيلم عن زوجته فجزعت عليه و شكت ذلک الی جارةٍ لها و قالت: قد خفتُ أن يكونَ قد عرض له عارض سوءٍ فاغتاله، قالت لها : ان زوجک فی الساحل قد الف قرداً و ألفه القرد فهو مؤاكله و مشاربه و هو الذی قطعه عنک ولا يقدر أن يقيم عندک حتی تحتالی لهلاک القرد قالت : و كيف أصنع ؟ قالت جارتها : اذا وصل اليک فتمارضی فاذا سألک عن حالک فقولی ان الحكماء و صفوا لی قلب قرد، ثم ان الغيلم انطلق بعد مدةٍ الی منزله فوجد زوجته سيئة الحال مهمومة، فقال لها : ما لی أراک هكذا ؟ فاجابته جارتها و قالت : ان زوجتک مريضة مسكينة، و قد وصف لها الأطباء قلب قرد و ليس لها دواءٌ سواه.

قال الغيلمُ : هذا امر عسير من اين لنا قلب قرد و نحن فی الماء و لكن ساحتال

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

لصديقي. ثم انطلق الى ساحل البحر فقال له القرد : يا أخي ما حبسك عنّي؟ قال له الغيلم : ما حبسني عنك الا حيائي فلم اعرف كيف اجازيك على احسانك اليّ، و أريد ان تتمّ احسانك اليّ بزيارتك لي في منزلي فاني ساكن في جزيرة طيبة الفاكهة. فاركب ظهري لأسبح بك، فرغب القرد في ذلك و نزل فركب ظهر الغيلم فسبح به حتى اذا تغلغل في الماء عرض له قبح ما اضمر في نفسه من الغدر فنكس رأسه.

قال له القرد : ما لي اراك مهتماً ؟ قال الغيلمُ : انما همّي لأني ذكرت أنّ زوجتي شديدة المرض و ذلك يمنعني من كثير مما أُريد ان ابلغه من كرامتك و ملاطفتك، قال القرد : ان الذي اعرف من حرصك على كرامتي يكفيك مؤونة التكلف، قال الغيلم: اجل، و مضى بالقرد ساعة ثم توقف به ثانية، فساء ظنّ القرد و قال في نفسه: ما احتباس الغيلم و ابطاؤه الا لامرٍ ولست آمناً أن يكون قلبه قد تغير لي و حال عن مؤدتي فارادَ بي سوءًا، فانه لا شئ أخفّ و أسرعُ تقلباً من القلب، و قد يقال : ينبغي للعاقل أن لا يغفل عن التماس ما في نفس أهله وولده و اخوانه و صديقه عند كل أمرٍ و في كل لحظة و كلمة و عند القيام و القعود و على كل حالٍ، فانّ ذلك كلّه يشهد على ما في القلوب، و قد قالت العلماء : اذا دخل قلبَ الصديق من صديقه ريبةٌ بالحزم في التحفظ منه. و ليتفقّد ذلك في لحظاته و حالاته، فان كان ما يظنّ حقا ظفر بالسلامة، و ان كان باطلاً ظفر بالحزم و لم يضرّه ذلك.

ثم قال للغيلم : ما الذي يحبسك و مالي اراك مهتما كانّك تحدّث نفسك مرة اخرى ؟ قال : يهمّني انكِ تاتي منزلي فلا تجد امري كما احب لان زوجتي مريضةٌ. قال القرد : لا تهتمّ فانِ الهمّ لا يغني عنك شيئا و لكن التمس ما يصلح زوجتك من الأدوية و الأغذية، فانه يقال ليبذل ذوو المال مالهم في ثلاثة مواضع : في الصدقة، و في

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

وقت الحاجة. و على النساء. قال الغيلم صدقت، و قد قالت الاطباء انه لا دواء ها الا قلبُ قردٍ. فقال القرد فى نفسه : وا أسفاه لقد أدركنى الحرص والشرهُ على كبرِ سنّى حتى وقعت فى شرّ ورطةٍ. و لقد صدق الذى قال يعيش القانع الراضى مستريحا مطمئنا و ذو الحرص والشره يعيش ما عاش فى تعبٍ و نصبٍ و انى قد احتجتُ الآن الى عقلى فى التماس المخرج ممّا وقعت فيه ثم قال للغيلم : وما منعک ان تعلمنى عند منزلى حتى كنت احمل قلبى معى و هذه سنة فينا معاشرة القردة اذا اخرج احدنا لزيارة صديق خلف قلبه عند اهله او فى موضعه لينظر اذا نظرنا الى حرم المزور و ليس قلوبنا معنا. قال الغيلم : و أين قلبک الأن ؟



© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

(٢)

قال : خلّفته فی الشجرة فان شئت فارجع بی الی الشجرة حتی آتیکَ به، ففرِح الغیلم بذلک و قال : لقد وافقنی صاحبی بدونِ ان أغدر به، ثم رجع بالقرد الی مکانه، فلما قارب الساحل وثبَ عن ظهره فارتقی الشجرة. فلما ا بطأ علی الغیلم ناداه : یا خلیلی أحمل قلبک و انزل فقد حسبتنی. فقال القرد : هیهات اتظنّ أنی کالحمار الذی زعم ابنُ آویٰ أنه لم یکن له قلبٌ ولا أذنانِ. قال الغیلم : و کیف کان ذلک ؟

قال القرد : زعموا أنه کان اسدٌ فی أجمة و کان معه ابن آویٰ یأکل من فضلاتِ طعامه، فأصاب الأسد جربٌ و ضعف ضعفاً شدیدا و جهد فلم یستطع الصید، فقال له ابن آویٰ : ما بالک یا سید السباع قد تغیرت أحوالکَ ؟ قال : هذا الجربُ الذی قد أجهدنی و لیس له دواءٌ الا قلب حمارٍ و أذناه. قال ابن آویٰ : ما ایسر هذا و قد عرفت بمکان کذا حمارًا من قصّار یحمل علیه ثیابه و انا آتیک به، ثم دَلف الی الحمار فأتاه و سلّمَ علیه و قال : مالی أراک مهزولاً ؟ قال : ما یطعمنی صاحبی شیئا. فقال له کیف ترضی المقام معه علی هذا الحال ؟ قالٌ : مالی حیلةٌ للهرب منه فلست أتوجّه الی جهة الا اضرّ بی انسان فکدّنی و أجاعنی.

قال ابن آویٰ : فأنا أدلک علی مکانٍ معزول عن الناس لا یمرّ به انسانٌ خصیب المرعی فیه اتانٌ لم ترعین مثلها حسنا و سمنًا. قال الحمار : و ما یحبسنا عنها، فانطلق بنا الیها. فانطلق به نحو الأسد و تقدم ابنُ آویٰ و دخل الغابة علی الأسد و أخبره بمکان الحمار فخرج الیه و اراد أن یثبه علیه فلم یستطع لضعفه، و تخلص الحمار منه فأفلت

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

هلعًا على وجهه. فلمّا رأى ابن آوىٰ أن الأسد لم يقدر على الحمار. قال : يا سيد السباع أعجزت الى هذه الغاية ؟ فقال له : ان جئتنى به مرّة أخرى فلن ينجوَ منّى ابدًا. فمضى ابن آوىٰ الى الحمارِ فقال له : ما الذى جرى عليک، ان الأتان لشدّة غلمتها و هيجانها و ثبت عليک ولو ثبت لها للانت لک. فلما سمع الحمار ذلک هاجت غلمته و نهق و أخذ طريقه الى الأسد، فسبقه ابنُ آوىٰ الى الأسد و أعلمه بمكانه و قال له : استعدّ له فقد خدعتهُ لک فلا يدرکَک الضعفُ فى هذهِ النوبة فانه ان أفلت لن يعود معى أبدًا فجاش جَاش الاسد لتحريض ابن آوىٰ له و خرج الى موضع الحمار فلما بصر به عاجله بوثبةٍ افترسه بها. ثم قال : قد ذكرتِ الاطباء أنه لا يؤكل الا بعد الغسل و الطهور فاحتفظ به حتى اعود فآكل قلبه و اذنيه وأترک ما سوى ذلک قوتا لک. فلما ذهب الأسد ليغتسل عمد ابن آوىٰ الى الحمار فأكل قلبه و اُذنيه رجاء أن يتطيّر الاسدُ منه فلا يأكل منه شيئا. ثم ان الاسد رجع الى مكانه فقال لابن آوىٰ.: اين قلب الحمار و اُذُناه ؟ قال ابن آوىٰ : أولم تعلَمْ انه لو كان له قلب و اُذُنانِ لم يرجع اليک بعدما أفلت و نجا من الهلكة.

و انما ضربت لک هذا المثل لتعلم انى لست كذلک الحمار الذى زعم ابن آوىٰ انه لم يكن له قلب ولا اذنان. ولكنک احتلتَ علىّ و خدعتنى فخدعتک بمثل خديعتک فاستدركت فارط امرى، و قد قيل ان الذى يفسده الحلم لا يصلحه الا العلمُ.

قال الغيلم : صدقت الا أن الرجل الصالح يعترف بزلته و اذا أذنب ذنبا لم يستحى أن يؤدب لصدقه فى قوله و فعله، و ان وقع فى ورطةٍ أمكنه التخلص منها بحيلته و عقله كالرجل الذى يعثر على الارض ثم ينهض عليها معتمدا.

فهذا مثل الذى يطلب الحاجة فاذا ظفر بها أضاعها.

(كليلة و دمنه : عبدالله بن المقفع)

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

حل لغات :

الغيلم	=	کچھوا
أكل يأكل أكلا	=	کھانا
التين	=	تینة کی جمع، انجیر
سقط يسقط سقوطا	=	گرنا
ايقاع	=	سروں کی موزونیت
رمى يرمي رميا	=	پھینکنا
اطرب يطرب اطرابا	=	خوش کرنا
طرح يطرح طرحا	=	پھینکنا
ثَمَّ	=	وہاں
وقع يقع وقوعا	=	گرنا
ظن يظن ظنا	=	گمان کرنا
رغب يرغب رغبة في	=	دلچسپی لینا
مصادقة. صادق يصادق مصادقة	=	دوستی کرنا
أنس يأنس أنسا	=	مانوس ہونا
كلم يكلم تكليما	=	بات چیت کرنا
ألف يألف الفة	=	محبت کرنا
طالت. طال يطول طولا	=	لمبا ہونا
جزعت: جزع يجزع جزعا	=	گھبرانا
شكى يشكو شكاية	=	شکایت کرنا
عرض يعرض عرضا	=	پیش آنا
اغتال يغتال اغتيالا	=	اغوا کرنا
الساحل	=	جمع سواحل، کنارہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مؤاكل	=	(اسم فاعل) ہم نوالہ
مشارب	=	(اسم فاعل) ہم پیالہ
قطع يقطع قطعا	=	کاٹ دینا
احتال يحتال احتيالا	=	حیلہ کرنا
صنع يصنع صنعا	=	بنانا
تمارض يتمارض تمارضا	=	بہ تکلف بیمار پڑ جانا
الحكماء	=	حکیم کی جمع، ڈاکٹر، حکیم
مهمومة	=	(اسم مفعول) غمگین
وصف يصف صفة	=	تجویز کرنا، صفت بیان کرنا
الاطباء	=	طبیب کی جمع، حکیم، ڈاکٹر
عسير	=	دشوار
حبس يحبس حبسا	=	روکنا
جازى يجازى مجازاة	=	بدلہ لینا
جزيرة	=	جمع جزائر، زمین کا وہ حصہ جس کے چاروں طرف پانی ہو
سبح يسبح سباحة	=	تیرنا
ظهر	=	جمع ظهور، پیٹھ
تغلغل يتغلغل تغلغلا	=	گھس جانا
قبح	=	برائی
اضمر يضمر اضمارا	=	چھپانا
لاطف يلاطف ملاطفة	=	نرمی کرنا
ابطا يبطا ابطاء	=	سستی کرنا
نكس ينكس نكسا	=	سر کو جھکانا
مؤونة	=	بوجھ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

اجل	=	ضرور
التمس يلتمس التماسا	=	چاہنا
ريبة	=	شک
الحزم	=	دانشمندی
تفقد يتفقد تفقداً	=	جائزہ لینا، تلاش کرنا
الشره	=	لالچ
ورطة	=	جال، دھوکہ، فریب
نصب ينصب نصبا	=	تھکاوٹ، تھکا دینا
خلف يخلف خلفا	=	پیچھے چھوڑنا
وثب يثب وثبا	=	کودنا
اجمة	=	جھاڑی، جنگل
ابن آویٰ	=	گیدڑ
جرب يجرب جربا	=	خارش
قصّار	=	دھوبی
دلف يدلف دلفا	=	جانا، آہستہ آہستہ کسی کی طرف جانا
هزل يهزل هزلا	=	دبلا پتلا، کمزور ہونا
اضرّ	=	نقصان پہنچانا
كدّنى	=	مجھے تھکا دیا
خصيب المرعى	=	سرسبز وشاداب چراگاہ
اتان	=	گدھی
هلع يهلع هلعا	=	گھبرانا
غلمة	=	شہوت
هيجان	=	جذبے کی شدت

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

لان یلون لونا	=	نرم ہونا
نهق ینهق نهقا	=	گدھے کی آواز نکالنا، رینکنا
النوبة	=	باری
جاش یجیش جوشا	=	جوش میں آنا
جأش	=	دل
قوت	=	رزق
استدرک یستدرک استدراکا	=	پالینا
فارط	=	غلطی
عثر یعثر عثرا	=	پھسلنا

تمرین : ۱

اجب عن الاسئلة الآتية (درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے)۔

۱- لماذا اکثر القرد من طرح التین فی الماء ؟

۲- لماذا رغب الغیلم فی مصادقة القرد ؟

۳- لماذا تمارضت زوجة الغیلم ؟.

۴- ای شئ وصف الحکماء لشفاء ها ؟

۵- کیف ذهب القرد الی بیت الغیلم ؟

۶- کیف نجی القرد من خدیعة الغیلم ؟

۷- ما کان دواء الجرب الذی قد اجهد الاسد ؟

تمرین : ۲

املأ الفراغ فیما یاتی (خالی جگہوں کو بھریئے)۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

١- فلما كثر ذالک ظن أن ..... يفعل ذالک لاجله.

٢- وطالت غيبة الغيلم عن ..... فجزعت عليه.

٣- فاذا سألک عن حالک فقولی ان الحكماء ..... قرد.

٤- ينبغی للعاقل ان لا يغفل ..... ما فی نفس اهله.

٥- اذا دخل قلب الصديق ..... ريبة فلياخذ ..... فی التحفظ منه.

٦- قال ابن آوىٰ : انا ادلک علی ..... عن الناس لا يمر به .....

٧- فهذا مثل الذی يطلب ..... فاذا ظفر بها اضاعها.

تمرین : ٣

ترجموا الاقتباس الآتية باللغة الاردوية (درج ذیل اقتباس کا اردو میں ترجمہ کیجیے)۔

"قالت : ان زوجتک مريضة مسكينة و قد وصف لها الاطباء قلب قرد و ليس لها دواء سواه. قال الغيلم : هذا امر عسير من اين لنا قلب قرد و نحن فی الماء لكن ساحتال لصديقی. ثم انطلق الی ساحل البحر فقال له القرد : يا اخی ما حبسک عنی ؟ قال الغيلم : ما حبسنی عنک الاحيائی فلم اعرف كيف اجازيک علی احسانک الی".

تمرین : ٤

لخص الدرس "القرد و الغيلم" فی اللغة الاردوية (القرد و الغيلم کا خلاصہ اردو میں لکھیے)۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

الدرس الثامن (۸)

سوانح نگاری

اموی دور میں علم حدیث پر کام کرنے والوں کے حالات زندگی جاننے کی ضرورت اس طور پر پڑی کہ بہت سے لوگوں نے اپنی طرف سے باتیں بنا کر اللہ کے رسول ﷺ کی طرف منسوب کرنی شروع کر دیں اس لیے اس کے خدمت گاروں کی زندگی کے حالات جاننے اور ان کے عادات و اطوار کو پرکھنے کے لیے سوانح نگاری کے فن کی شروعات ہوئی اور اگلے زمانوں میں اس نے کافی ترقی کی۔ تا آنکہ عباسی دور میں سوانح نگاری اپنی تمام تر فنی پہلوؤں کے ساتھ بام عروج پر پہنچ گئی۔ سوانح نگاری کے سلسلہ میں جو معروضی اور سائنسی انداز عرب مؤرخین نے اختیار کیا وہ دوسری زبانوں کی تاریخ نویسی کے لیے بھی رہنما خطوط کی حیثیت سے تسلیم کیے گئے۔ جدید دور میں فن سوانح نگاری نے مغربی فن سے استفادہ کر کے عربی تاریخ نویسی و سوانح نگاری کو اعلیٰ معیار عطا کیا۔ اس صنف کی نمائندگی کے لیے دورِ جدید کے نامور مؤرخ کا یہ اقتباس درس میں شامل کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ ایک ایسا فن ہے کہ جسے ابتدا سے ہی بچوں کو پڑھانے سے ان میں اپنے اکابر و اسلاف کے علاوہ ادباء و شعراء کے حالات و کوائف کا نہ صرف علم ہوگا بلکہ ان پر کچھ لکھنے کی سوجھ بوجھ بھی پیدا ہوگی اور اسی کے سہارے اپنی ادبی زندگی کو فروغ دے سکے گا۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

جرجی زیدان

جرجی زیدان ایک بڑے عالم، صحافی اور عربی ادب کے ماہر تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۴/ دسمبر ۱۸۶۱ء میں بیروت میں ہوئی اور وفات ۲۱/ اگست ۱۹۱۴ء میں قاہرہ میں ہوئی۔ زیدان کی پیدائش ایک غریب عیسائی گھرانے میں ہوئی۔ ان کی باضابطہ تعلیم نہیں ہوئی۔ انھوں نے از خود علم کی تمام شاخوں میں تعلیم حاصل کی۔ پروٹسٹنٹ کالج مین انھوں نے کچھ عرصہ گزارا اور انھیں دوا سازی میں اجازت نامہ حاصل ہوا۔

آپ مجلّہ ''الزمان'' میں لکھتے رہے۔ پھر چند سال تک مجلّہ المقتطف سے وابستہ رہے۔ آپ نے اپنی زیادہ تر ادبی خدمات مصر میں رہ کر انجام دیں۔ دو بار آپ نے یورپ کا سفر کیا۔ پہلی مرتبہ ۱۸۸۶ء اور دوسری بار ۱۹۱۲ء میں۔ آپ نے ۱۹۰۸ء میں استنبول اور ۱۹۱۳ء میں فلسطین کا دورہ کیا۔ آپ کی ادبی خدمات ہمیشہ یاد کی جائیں گی البتہ ان کی کتاب تاریخ التمدن الاسلامی پر علامہ شبلی نعمانیؒ نے تنقید کی ہے اور ان کی بعض غلطیوں کی نشاندہی کی ہے۔ مصر کے کچھ ادبا جیسے ابراہیم یازجی نے ان کی زبان میں بعض نقص گنائے ہیں مگر ان کی حیثیت بہت زیادہ نہیں ہے کیوں کہ ان تنقیدوں کی وجہ سے ان کی اہمیت اور زیادہ ہوگئی۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ابن بطو طه

ابو عبد الله، محمد بن محمد بن عبد الله اللواتی الطنجی، المعروف بابن بطوطه، وهو اشهر رحالة ذالک العصر، ولد فی طنجه سنة ۷۰۲، و خرج من بلده سنة ۷۲۵ للحج ثم أخذ فی الرحلة. فبدأ بالحرمین فالشام فالعراق ففارس، فما بین النهرین، فاواسط آسیا الی قبجاق، فجنوب روسیا، والآستانة، فآسیا الصغری فبخارا فافغانستان الی دهلی. و اقام هناک سنتین قاضیا، و انفذه السلطان تغلق فی بعثة الی الصین فوصل الی ملدیف و اقام فیها سنة و نصف سنة ثم رحل الی سیلان و الصین و عاد الی بلده سنة ۷۵۰، و رحل فی السنة الثالثة الی غرناطة ثم الی السودان سنة ۷۵۲، فرحل ما لی و تبمکتو و توفی سنة ۷۷۹ فی مراکش. و قد دون اسفاره هذه فی رحلة سماها!

تحفة النظار فی غرائب الامصار و عجائب الاسفار. و تعرف برحلة ابن بطوطه، و طبعت فی باریس سنة ۱۸۵۲ء فی اربعة مجلدات، ثم سنة ۱۸۶۹ء و ۱۸۹۳ء و طبعت بمصر سنة ۱۲۸۷ھ فی مجلدین وغیرها.

وقداهتم الافرنج بهذه الرحلة کثیرا من قبیل اهتمامهم بالشرق، و السفر الیه عند اوّل نهضتهم، فعولوا علیها، و انتقدوها و علقوا علیها، و نقلوا بعضها الی اللغة اللاتینیة و نشروه. و نقلها لی (Lee) الی الانجلزیة، و طبعت فی لندن سنة ۱۸۲۹ و نقلها دیمفریمری و سنکوینیتی الی الفرنسیة و طبعت فی باریس من سنة ۱۸۵۳ء الی ۱۸۵۹ء

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

فی خمسة مجلدات، فیها فهرس ابجدی. و ترجم دی سلان بعضها الی الفرنسیة عن السودان، و آخر ترجم ما یختص باواسط آسیا، و آخر ما یختص بآسیا الصغری و قد ترجمها مزیک الی الألمانیة و طبعت سنة ۱۹۱۲ء. و اما ترجمة ترکیة اسمها : "تقویم وقائع".

(تاریخ التمدن الاسلامی، جرجی زیدان)

حل لغات :

المعروف	=	مشہور
رحالة	=	سیاح
آسیا الصغریٰ	=	ایشیائے کوچک
انفذ	=	بھیجا
بعثة	=	وفد
التالیة	=	آنے والا، آئندہ (Next)
دون	=	مرتب کیا
طبعت	=	چھپی، طبع ہوئی
اهتم	=	توجہ دیا
نهضة	=	بیداری
عول	=	اعتماد کیا، بھروسہ کیا
علق	=	حاشیہ لکھا، فٹ نوٹ لکھا

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

تمرین : ۱

اجب عن الاسئلة الآتية (درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے)۔

۱- فی ای سنة ولد ابن بطوطه ؟

۲- متی خرج من بلده للحج ؟

۳- فی زمن ای سلطان زار دهلی ؟

۴- کم مدة اقام فی دهلی ؟

۵- لای وجه اشتهر ابن بطوطة فی العالم ؟

تمرین : ۲

املأ الفراغ فیما یاتی (خالی جگہوں کو بھریئے)۔

و قد اهتم الافرنج بهذه ..... کثیرا من قبیل اهتمامهم بالشرق و ..... الیه عند اوّل نهضتهم. فعولوا علیها و ..... ها و علقوا علیها. و نقلوا ..... الی اللغة الاتینیة و نشروها و نقلها ..... الی الانجلیزیة.

تمرین : ۳

اکتب سبع جمل عن حیاة ابن بطوطة (ابن بطوطہ کے متعلق سات جملے لکھیے)۔

تمرین : ۴

اکتب معانی الکلمات الآتیة و استعملها فی جمل من عندک (درج ذیل کلمات کے معنی لکھیے اور اپنے جملوں میں استعمال کیجیے)۔

الرحلة آسیا الصغری عول نشر ترجَمَ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مولانا سید عبدالحئ الحسنی

سید عبدالحئ الحسنی ۱۸ رمضان ۱۲۶۸ھ کو دائرۂ سید علم اللہ بیرون شہر رائے بریلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مولانا حکیم سید فخرالدین بن حسن علوم ظاہری میں فاضل اور یگانۂ روزگار ہونے کے علاوہ اپنے وقت کے نامور شیخ طریقت اور متبع سنت بزرگ تھے۔ عبدالحئ بچپن ہی سے نہایت سنجیدہ مزاج اور متین تھے اور بہت سی خوبیاں شروع ہی سے فطری طور پر ان میں پائی جاتی تھیں۔ اکثر ان کا قیام ان کے نانیہال قصبہ ہسوہ ضلع فتح پور میں رہتا تھا۔ ابتدائی تعلیم (فارسی، عربی اور صرف ونحو) ہسوہ اور رائے بریلی میں حاصل کر کے وہ الٰہ آباد گئے۔ وہاں مولانا محمد حسین الٰہ آبادی اور دیگر علما سے دو سال تک تعلیم حاصل کرتے رہے بعد میں وہ فتح پور گئے اور مولانا نور محمد سے فقہ پڑھی۔ انھوں نے کانپور میں بھی تعلیم پائی۔ تحصیل علم کی خاطر وہ بھوپال اور لکھنؤ بھی گئے جہاں وقت کے جید علمائے کرام سے کسب فیض کیا۔

مولانا عبدالحئ قطب عصر مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی سے بیعت تھے اور انھیں سے اجازت حدیث حاصل کی۔ انھوں نے علوم ظاہری و باطنی کی مزید تکمیل کے لیے نواح دہلی، روہیل کھنڈ، سرہند، پیرانِ کلیر اور دوآبے کا سفر کیا۔ وہ تا حیات ندوۃ العلما لکھنؤ کی نظامت فرماتے رہے، جہاں انھوں نے تعلیم ادب و افتا کے فرائض بھی انجام دیئے۔

انھوں نے علوم اسلامیہ کی جو گراں قدر خدمات انجام دی ہیں وہ نہ صرف ہندوستان میں قابل فخر ہے بلکہ عرب علما و ادبا نے بھی ان کی علمی قد آوری کا اعتراف کیا ہے۔ عربی، اردو اور فارسی میں انھوں نے بیس سے زیادہ تصنیفات پیش کی ہیں جن میں سے ہر ایک اپنے موضوع پر ماخذ کا درجہ رکھتی ہے۔ ان کی سب سے زیادہ معروف تصنیف عربی میں ''نزہۃ الخواطر'' ہے جو آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ جس میں اسلامی ہندوستان کے پورے ہزار سالہ دور کے پانچ ہزار علما کے حالات موجود ہیں۔ یہ اپنی نوعیت کی پہلی تصنیف ہے، جس نے ہندوستانی علما کی عربی خدمات سے عربوں کو پہلی بار آشنا کرایا۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

تمرین : ۱

اجب عن الاسئلة الآتية (درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے)۔

۱- فی ای مدیریة ولد سلیمان بن داؤد ؟

۲- این نشأ سلیمان بن داؤد؟

۳- الی این سافر لحصول العلم ؟

۴- ممن اخذ علم الحدیث ؟

۵- من شیخه فی الطریقة ؟

تمرین : ۲

کون سبع جمل مستعملا الکلمات الآتیة (درج ذیل کلمات سے سات جملے بنائیے)۔

خال قریة سافر اسند الطریقه ادرک الاجازة

تمرین : ۳

املأ الفراغ فیما یاتی (خالی جگہوں کو بھریئے)۔

۱- اشتغل بالعلم ..... علی اساتذة بلدته.

۲- قرأ علی العلامة ..... بن عبد الحلیم اللکهنوی.

۳- واخذ ..... عن صهره الشیخ علی حبیب الجعفری.

۴- و ادرک ..... عصره فی الحرمین الشریفین.

۵- کان مفرط الذکاء .....البدیهة.

تمرین : ۴

لخّص سلیمان بن داؤد فی جملٍ من عندک (سلیمان بن داؤد پر خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے)۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مکالمہ

دور حاضر میں مکالمہ نویسی ایک ممتاز صنف کی حیثیت سے اُبھری ہے۔ جس سے طلبا کو عربی بولنے اور لکھنے میں کافی سہولت ہوتی ہے۔ اس میں طلبا کی آسانی کے پیش نظر روزمرّہ کے استعمال کے الفاظ بآسانی ذہن نشیں کرادیئے جاتے ہیں، اس لیے خالص مکالمہ پر مشتمل بہت سی کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ طلبہ کی دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس صنف کی نمائندگی کے لیے تین مکالمات شامل نصاب کیے گئے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ طلبہ کو جدید عربی کے اصطلاحات اور روزمرّہ کے الفاظ ومحاورے سکھانے اور عربی بولنے کی مشق کرانے میں معاون ومفید ہوں گے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

فی الحافلة

الاول : السلام علیکم

الثانی : وعلیکم السلام و رحمة الله و برکاته

الاوّل : ما اسمک یا اخی ؟

الثانی : اسمی انس، و ما اسمک ؟

الاوّل : اسمی رضوان. اطالب انت یا انس ؟

انس : نعم

رضوان : این تدرس یا اخی ؟

انس : ادرس بجامعة بتنه.

رضوان : فی ای کلیة تدرس ؟

انس : ادرس فی کلیة الهندسه.

رضوان : فی ای سنة تدرس ؟

انس : ا درس فی السنة الثانیة.

رضوان : اتعرف المهندس سلمان ؟

انس : طبعا، هو استاذی. هو احسن مدرس فی الکلیة.

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

رضوان : من هولاء الفتية الذين معک ؟ کانهم اخوتک.

انس : نعم، هولاء اخوتی لی اربعة اخوة و ثلاث اخوات.

رضوان : این یدرس هولاء ؟

انس : اما اخوتی فکلهم یدرسون بالجامعة. عیسیٰ وهو اکبر منی. یدرس فی کلیة الطب. وابراهیم یدرس فی کلیة التجارة. و اسحق یدرس فی کلیة الآداب.و اسماعیل یدرس فی کلیة العلوم وهولاء الثلاثة اصغر منی. و اما الاخوات فیدرس فی المدرسة المتوسطة زینب تدرس فی السنة الاولی و سلمی تدرس فی السنة الثانیة و لیلی تدرس فی السنة الثالثة.

رضوان : فی ای مدرسة تدرس اخواتک ؟

انس : یدرسن فی مدرسة عائشة للبنات ببتنة.

رضوان : این تسکنون انتم ؟

انس : اخوتی یسکنون فی مهاجع الجامعة و اما انا فاسکن مع قریب لی.

رضوان : أمتزوج انت یا انس ؟

انس : ما عنوانک ؟

رضوان : هذه بطاقتی فیها عنوانی

انس : اشکرک یا اخی. انا مسرور بلقائک. انا سأنزل فی المحطة القادمة.

رضوان : فی امان الله، و الی اللقاء

السائق (لرضوان) : هذا الباب للدخول یا سیدی. النزول من هناک.

(دروس اللغة العربیة)

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

حل لغات :

الحافلة	=	بس
طالب	=	جمع طلاب، طالب علم
درس يدرس دراسة	=	مطالعہ کرنا
جامعة	=	جمع جامعات یونیورسٹی
كلية	=	جمع کلیات، کالج
الهندسة	=	انجینئرنگ
المهندس	=	انجینئر
طبعاً	=	فطری طور پر
مدرس	=	(اسم فاعل)، پڑھانے والا، استاذ
فتية	=	فتی کی جمع، نوجوان
اخوة	=	اخ کی جمع، بھائی
اخوات	=	اخت کی جمع، بہن
كلية الطب	=	میڈیکل کالج
كلية التجارة	=	کامرس کالج
العلم	=	جمع العلوم، سائنس
المدرسة المتوسطة	=	مڈل اسکول
سكن يسكن سكونا	=	رہنا
مهاجع	=	مهجع کی جمع، دارالاقامہ، ہوسٹل
قريب	=	جمع اقرباء، رشتہ دار
متزوج	=	(اسم فاعل)، شادی شدہ
عنوان	=	پتہ
بطاقة	=	کارڈ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

لقاء۔ لقی یلقی لقاء	=	ملاقات ہونا
المحطة	=	اسٹیشن
السائق	=	ڈرائیور
الدخول	=	داخل ہونا (Entry)
النزول	=	اترنا (Exit)

تمرین : ۱

اجب عن الأسئلة الآتية (درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے)۔

۱- بای جامعة یدرس انس ؟

۲- فی ای کلیة یدرس هو ؟

۳- فی ای کلیة یدرس عیسیٰ ؟

۴- فی ای کلیة یدرس ابراهیم ؟

۵- فی ای کلیة یدرس اسحاق ؟

۶- فی ای کلیة یدرس اسماعیل ؟

۷- این تدرس اخوات انس ؟

۸- این یسکن انس ؟

۹- و این یسکن اخوته ؟

تمرین : ۲

صحح مایلی (درج ذیل بیان کو درست کیجیے)۔

۱- لا یعرف انس المهندس سلمان.

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

تمرین : ۷

اقرأ الجمل الآتية و عين "المصادر" الواردة فيها (جملوں کو پڑھئے اور ان میں مستعمل مصادر کو لکھیے)۔

۱- لهذه الحافلة بابان. هذا للدخول و ذاک للخروج.

۲- مات الرجل بعد رجوعه من الحج.

۳- يدخل الطلاب الفصل قبل دخول المدرس بخمس دقائق و يخرجون بعد خروجه.

۴- قال لنا الطبيب : الجلوس هنا مع المريض ممنوع.

۵- الصعود على الجبل صعب والنزول منه سهل.

۶- احب ركوب الخيل.

۷- قال حامد لابنه ياسر : ساذهب الى السوق بعد رجوعک من المدرسة.



© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)